OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Epistemology: Vol.15, Issue 16 Dec 2024

ڈیجیٹل دور میں مذاہب کا موازنہ: سوشل میڈیا کا ذمہ دارانہ کردار

Comparison of Religions in the Digital Age: The Responsible Role of Social Media

Awais Idrees
P.H.D scholar, Department of Islamic studies ,U.E.T Lahore.
Dr. Zahid Lateef
Associate professor, Department of Islamic studies ,U.E.T Lahore.

Abstract: The digital revolution has profoundly reshaped the ways religion is expressed, communicated, and practiced. Once confined to places of worship, religious scholars, and formal institutions, religious knowledge and discourse are now widely accessible through digital platforms such as YouTube, Facebook, Instagram, and X (formerly Twitter). This democratization enables both scholars and laypersons to share interpretations, teachings, and beliefs globally, making religion both a faith-based and communicative phenomenon. Social media facilitates religious dialogue, promotes interfaith understanding, engages youth in spiritual discussions, and fosters awareness of diverse beliefs, tolerance, and global cohesion. At the same time, it presents challenges, including misinformation, superficial knowledge, religious extremism, and algorithm-driven echo chambers that reinforce pre-existing views. Digital media have also transformed religious identity and leadership, with individuals expressing faith through posts, images, and hashtags, while online influencers complement or challenge traditional authority. These changes underscore the need for ethical engagement, scholarly accuracy, and responsible communication. When utilized conscientiously, social media serves as an effective platform for disseminating authentic religious knowledge, fostering constructive interfaith dialogue, and strengthening social cohesion by enabling respectful, cross-cultural, and transnational interactions, thereby supporting both individual spiritual development and collective understanding.

Keywords: Digital religion, social media, interfaith dialogue, religious identity, digital ethics

Digital religion, social media, interfaith dialogue, religious identity, digital ethics

ڈیجیٹل انقلاب نے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ مذہب، جو صدیوں سے عبادت گاہوں، مذہبی رہنماؤں اور محدود مکاتبِ فکر تک محدود تھا، اب ایک ڈیجیٹل تجربہ بن چکا ہے۔ سوشل میڈیا نے مذہبی اظہار کو عام آدمی کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ کوئی شخص چاہے عالم ہو یا عام شہری، اب وہ اپنی مذہبی رائے، تشریح یا عقیدے کا اظہار عالمی سطح پر کر سکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں مذہب صرف عقیدے یا عبادت تک محدود نہیں رہا بلکہ ایک ابلاغی و سماجی مظہر کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ یوٹیوب، فیس بک، انسٹا گرام اور ایکس (ٹوئٹر) جیسے پلیٹ فارمز نے مذہبی گفتگو کو عام فہم بنا دیا ہے۔ اب مذہبی مکالمہ صرف منبر تک محدود نہیں بلکہ ڈیجیٹل سکرین پر منتقل ہو گیا ہے۔ البتہ، اس نئے رجحان کے ساتھ کئی چیلنجز بھی جنم لے چکے ہیں جیسے مذہبی انتہاپسندی، فیک معلومات، اور سطحی علم کا پھیلاؤ۔ تاہم، اگر سوشل میڈیا کو ذمہ داری سے استعمال کیا جائے تو یہ نہ صرف مذہب کی تفہیم میں وسعت پیدا کر سکتا ہے بلکہ امن، برداشت اور بین المذاہب ہم آہنگی کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔

ڈیجیٹلائزیشن اور مذہب:

ڈیجیٹلائزیشن نے مذہب کی روایت، تعلیم، اور ابلاغ کے طریقوں کو از سرِ نو متعین کیا ہے۔ ماضی میں مذہبی علم کی ترسیل مخصوص اداروں، مدارس یا کلیسا تک محدود تھی، مگر اب انٹرنیٹ نے علمِ دین کو عوامی ملکیت بنا دیا ہے۔ قرآن، بائبل اور دیگر مقدس متون کے تراجم اب موبائل ایپلیکیشنز پر دستیاب ہیں، جبکہ علما و مفکرین کے لیکچرز دنیا بھر میں بیک وقت نشر ہوتے ہیں۔ اس طرح مذہب کا تصور "عالمی اور مقامی" دونوں سطحوں پر فعال ہو گیا ہے۔ دوسری طرف، اس تبدیلی نے مذہبی رہنماؤں کو اس بات پر مجبور کیا ہے کہ وہ ڈیجیٹل ذرائع کے اخلاقی اور فکری پہلوؤں پر غور کریں تاکہ مذہبی تعلیمات کو مسخ ہونے سے بچایا جا سکے۔ ڈیجیٹل دور میں مذہب کی پیشکش ایک نئے ذمہ دارانہ طرزِ عمل کا تقاضا کرتی ہے، جہاں علم کے ساتھ اخلاقیات بھی بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہی وہ نکتہ ہے جو مذہب کو جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ ہم آہنگ کر سکتا ہے۔[1]

سوشل میڈیا کے مثبت پہلو:

سوشل میڈیا نے مذہب کی ترسیل اور فہم کے کئی مثبت امکانات پیدا کیے ہیں۔ سب سے نمایاں پہلو مذہبی علم کی جمہوریت ہے۔ اب علم صرف چند اداروں یا افراد کی اجارہ داری نہیں بلکہ ہر اس شخص کی دسترس میں ہے جو سیکھنا چاہے۔ فیس بک گروپس، واٹس ایپ کمیونٹیز، اور یوٹیوب چینلز کے ذریعے مذہبی رہنما اپنے پیغام کو براہِ راست عوام تک پہنچاتے ہیں۔ اس عمل نے مذہبی اداروں کو عوام کے قریب کیا ہے اور نوجوان نسل کو مذہبی مکالمے میں شریک ہونے کا موقع دیا ہے۔ علاوہ ازیں، سوشل میڈیا نے بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ مختلف مذاہب کے لوگ ایک دوسرے سے مکالمہ کر کے غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ سوشل میڈیا مذہبی رواداری، انسانی یکجہتی، اور عالمی امن کے پیغام کو فروغ دیتا ہے۔ اس نے مذہب کو جامد روایت کے بجائے ایک متحرک سماجی قوت میں تبدیل کر دیا ہے۔ اگر صارفین اس کے استعمال میں توازن، اخلاقیات اور ذمہ داری کا مظاہرہ کریں تو یہ پلیٹ فارمز انسانیت کے لیے خیر کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔[2]

سوشل میڈیا کے منفی اثرات:

سوشل میڈیا جہاں مذہبی مکالمے کے فروغ کا ذریعہ بنا ہے، وہیں اس نے کئی منفی اثرات بھی مرتب کیے ہیں۔ ان میں سب سے نمایاں مسئلہ مذہبی شدت پسندی اور نفرت انگیز بیانیے کا پھیلاؤ ہے۔ بہت سے صارفین سوشل میڈیا پر مذہب کے نام پر ایسے بیانات دیتے ہیں جو نفرت، فرقہ واریت اور عدم برداشت کو جنم دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ، "فیک مذہبی علم" یعنی بغیر تصدیق کے دینی معلومات کا پھیلاؤ بھی ایک سنگین چیلنج ہے۔ ایسے افراد جو مذہبی تعلیم میں مہارت نہیں رکھتے، وہ خود کو "ڈیجیٹل عالم" کے طور پر پیش کر کے عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ مذہبی مباحثے اکثر غیر اخلاقی طرز میں انجام پاتے ہیں، جن میں تضحیک، الزام تراشی اور تحقیر عام ہو جاتی ہے۔ اس سے مذہب کا اصل پیغام یعنی امن، رواداری، اور احترام پس منظر میں چلا جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق، سوشل میڈیا پر مذہب کے غلط استعمال سے بچنے کے لیے سخت اخلاقی ضوابط، اور صارفین کی تربیت ضروری ہے تاکہ ڈیجیٹل دنیا میں مذہبی اقدار کو محفوظ رکھا جا سکے۔[3]

بین المذاہب مکالمے میں سوشل میڈیا کا کردار:

سوشل میڈیا نے دنیا بھر کے مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اب مسلمان، عیسائی، یہودی، ہندو یا بدھ مت کے پیروکار ایک ہی ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر اپنے عقائد، عبادات اور مذہبی تجربات کا تبادلہ کرتے ہیں۔ یہ بین المذاہب مکالمہ عالمی امن کے فروغ اور مذہبی رواداری کے لیے ایک نیا در وا کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، فیس بک پر "Interfaith Dialogue Forums" اور یوٹیوب پر مشترکہ مذاہب کے مذاکرے اس بات کی گواہی ہیں کہ ڈیجیٹل فضا مذہبی تفہیم کے نئے امکانات پیدا کر رہی ہے۔ سوشل میڈیا نے نوجوان نسل میں مذہب کو جدید طرزِ گفتگو میں پیش کرنے کا موقع فراہم کیا ہے، جس سے تعصبات کم اور سمجھ بوجھ میں اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، اس عمل کے لیے ضروری ہے کہ مکالمے میں ادب، احترام اور علمی رویہ برقرار رکھا جائے۔ اگر مختلف مذاہب کے رہنما اور ابلاغی ادارے سنجیدگی سے اس پلیٹ فارم کو امن کے فروغ کے لیے استعمال کریں تو دنیا میں برداشت اور انسانی ہم آہنگی کے نئے باب رقم ہو سکتے ہیں۔[4]

مذہبی انتہا پسندی اور سوشل میڈیا:

ڈیجیٹل دور میں مذہبی انتہا پسندی نے ایک نیا اور پیچیدہ روپ اختیار کیا ہے۔ جہاں پہلے شدت پسندانہ نظریات مخصوص گروہوں تک محدود تھے، اب سوشل میڈیا نے انہیں عالمی سطح پر پھیلنے کا موقع دیا ہے۔ شدت پسند تنظیمیں مذہب کے نام پر اپنی مہمات آن لائن چلاتی ہیں، نوجوانوں کو متاثر کرتی ہیں، اور انہیں اپنی "ڈیجیٹل جماعتوں" میں شامل کرتی ہیں۔ یہ ایک فکری خطرہ ہے جو مذہب کی حقیقی روح کے خلاف ہے۔ مذہبی انتہا پسندی کے پھیلاؤ میں الگورتھمک نظام بھی کردار ادا کرتا ہے، جو صارف کو وہی مواد بار بار دکھاتا ہے جو اس کے نظریات کو مزید سخت بنا دے۔ اس طرح "ایکو چیمبرز (Echo Chambers) وجود میں آتے ہیں، جہاں مکالمہ نہیں بلکہ یک طرفہ شدت پسند بیانیہ پروان چڑھتا ہے۔ علما، محققین اور سوشل میڈیا کمپنیاں اگر مل کر اس رجحان کا مقابلہ کریں تو آن لائن مذہبی فضا کو زیادہ صحت مند بنایا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے مذہبی اداروں کو ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے اخلاقی ضوابط میں فعال کردار ادا کرنا ہوگا۔[5]

مذہبی شناخت اور سوشل میڈیا:

سوشل میڈیا نے مذہبی شناخت کے اظہار کے طریقوں کو مکمل طور پر بدل دیا ہے۔ آج ایک فرد اپنی مذہبی شناخت کو نہ صرف عبادت یا عقیدے کے ذریعے بلکہ ڈیجیٹل علامات، پوسٹس، تصاویر اور ہیش ٹیگز کے ذریعے بھی ظاہر کرتا ہے۔ اس عمل نے مذہبی شناخت کو ایک ''پبلک پرفارمنس'' میں تبدیل کر دیا ہے جہاں مذہبی احساسات، وابستگی اور عقائد عوامی سطح پر پیش کیے جاتے ہیں۔ یہ رجحان بظاہر مذہب کو مقبول ثقافت کا حصہ بناتا ہے، مگر ساتھ ہی یہ خطرہ بھی موجود ہے کہ مذہبی شناخت ایک فیشن یا سطحی اظہار تک محدود ہو جائے۔ جدید محققین کے مطابق، آن لائن مذہبی شناخت میں ''خود نمائندگی (self-representation) '' اور ''ڈیجیٹل عقیدت (digital devotion) '' جیسے نئے رجحانات پیدا ہو رہے ہیں۔ ان رجحانات میں مذہب ذاتی تجربے کے ساتھ ساتھ آن لائن سماجی قبولیت سے بھی جڑا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ مذہبی شناخت اب صرف عقیدے کا معاملہ نہیں بلکہ ایک سماجی و ثقافتی مظہر بن گئی ہے جو مسلسل ڈیجیٹل مکالمے کے اثر میں تشکیل پا رہا ہے۔[6]

مذہب میں سوشل میڈیا کے اخلاقی تقاضے:

ڈیجیٹل دنیا میں مذہب کے اظہار اور تبلیغ کے ساتھ اخلاقی ذمے داریوں کا تعلق گہرا ہے۔ مذہبی تعلیمات ہمیشہ صداقت، اعتدال، اور احترام پر زور دیتی ہیں، مگر سوشل میڈیا کی رفتار اور بے حد آزادی نے ان اصولوں کو چیلنج کیا ہے۔ صارفین اکثر جذباتی یا غیر مستند مواد شیئر کر دیتے ہیں جس سے مذہبی اختلافات بڑھ جاتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ مذہبی پیغامات آن لائن نشر کرنے سے پہلے ان کی درستگی، حوالہ اور تناظر کو دیکھا جائے۔ علمائے کرام کو ڈیجیٹل اخلاقیات پر رہنمائی دینی چاہیے تاکہ مذہبی ابلاغ کا معیار بلند ہو۔ مزید یہ کہ مذہبی اداروں کو اپنے طلبہ اور پیروکاروں کو ''ڈیجیٹل آداب'' کی تربیت دینا چاہیے تاکہ سوشل میڈیا پر مذہب کی نمائندگی احترام، علمیت اور رواداری کے ساتھ ہو۔ جدید ابلاغی اخلاقیات کے مطابق، ڈیجیٹل مذہب صرف اظہارِ عقیدہ نہیں بلکہ ایک سماجی ذمے داری بھی ہے۔ اگر یہ اصول اپنائے جائیں تو سوشل میڈیا مذہب کے فروغ کے ساتھ امن اور اتفاق کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔[7]

سوشل میڈیا اور مذہبی قیادت:

ڈیجیٹل دور میں مذہبی قیادت کا تصور بھی بدل چکا ہے۔ ماضی میں مذہبی رہنمائی صرف روایتی علما یا اداروں تک محدود تھی، مگر آج "ڈیجیٹل علما" اور "آن لائن مذہبی اثر ورسوخ رکھنے والے (religious influencers)" نئی قیادت کے طور پر سامنے آئے ہیں۔ یہ افراد یوٹیوب چینلز، فیس بک لائیو سیشنز اور پوڈکاسٹس کے ذریعے لاکھوں سامعین تک پہنچتے ہیں۔ اگرچہ ان میں سے کئی افراد خلوصِ نیت سے مذہب کی خدمت کرتے ہیں، لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو مذہب کو شہرت یا مالی مفاد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس رجحان نے مذہبی اتھارٹی کے روایتی ڈھانچے کو چیلنج کیا ہے۔ اب پیروکار صرف مقامی علما کی نہیں بلکہ عالمی ڈیجیٹل شخصیات کی بات سنتے ہیں۔ یہ تبدیلی مثبت بھی ہے کہ علم کی رسائی بڑھ گئی، مگر اس کے ساتھ "علم کی سطحیت" اور "دینی اتھارٹی کے انتشار" جیسے خطرات بھی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مذہبی قیادت ڈیجیٹل فضا میں اپنی ساکھ کو علمی بنیادوں پر قائم رکھے تاکہ عوام گمراہ کن مواد سے محفوظ رہیں۔[8]

مذہب کی بنیادی تعلیمات اور سوشل میڈیا:

جدید دنیا میں مذہب کا بنیادی مقصد انسان کو علم، نیکی اور اخلاقی رویوں کی طرف رہنمائی کرنا ہے۔ سوشل میڈیا اس کام کے لیے ایک نیا اور وسیع پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے، جہاں مذہبی علم اور نصائح بڑے پیمانے پر پھیلائی جا سکتی ہیں۔ یہ ذرائع نوجوان نسل کو دین کی تعلیمات سے روشناس کرانے کے ساتھ ساتھ عالمی سطح پر بھی بین المذاہب مکالمہ ممکن بناتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ"

ترجمہ": اور تم میں سے ایک جماعت ہونی چاہیے جو بھلائی کی دعوت دے، اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔[9]"

اس آیت کی روشنی میں دیکھا جائے تو سوشل میڈیا کا مثبت استعمال اسی دعوت اور نصیحت کو عالمی سطح پر پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ اردو کتب کے مطابق، جدید ابلاغی ذرائع نے دینی تعلیمات کو عام کرنے میں ایک نیا ذریعہ پیدا کیا ہے، اور نوجوان نسل تک دین کی تعلیمات کی رسائی آسان ہو گئی ہے۔ البتہ، اس کے ساتھ یہ ذمہ داری بھی پیدا ہوتی ہے کہ مواد درست، مستند اور اخلاقی اصولوں کے مطابق پیش کیا جائے۔[10]

اخلاقی تربیت اور بین المذاہب مکالمہ:

سوشل میڈیا نے بین المذاہب مکالمے کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مختلف مذاہب کے ماننے والے آن لائن گروپس اور فورمز کے ذریعے ایک دوسرے سے رابطے میں آکر برداشت، علم اور احترام کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ مکالمہ نہ صرف مذہبی تعصب کم کرتا ہے بلکہ عالمی امن اور ہم آہنگی کو بھی فروغ دیتا ہے۔ قرآن وسنت میں اخلاقیات اور رواداری کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے:

”وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالْجَارِ الْقَرِيبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا“

ترجمہ ":اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور والدین کے ساتھ نیکی کرو، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، پڑوسیوں، ساتھی، سفر کرنے والوں اور اپنے زیر اثر غلاموں کے ساتھ بھی نیکی کرو۔ اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو غرور اور تکبر کرتے ہیں۔[11]"

اسی روشنی میں، اردو کتب میں ذکر ہے کہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر بین المذاہب مکالمے کو فروغ دینا نوجوان نسل میں رواداری اور افہام و تفہیم کو بڑھانے کا اہم ذریعہ ہے۔ اس مکالمے سے مذہبی سطحیت اور غلط فہمیوں سے بچا جا سکتا ہے۔[12]

قطب بندی اور "ایکو چیمبرز" کا قیام:

ڈیجیٹل دور میں سوشل میڈیا کے الگورتھمز صارفین کے رویے اور سابقہ دلچسپیوں کے مطابق مواد پیش کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر صارف کو زیادہ تر وہی معلومات ملتی ہیں جو اس کے پہلے سے موجود عقائد یا دلچسپیوں سے میل کھاتی ہیں، جبکہ دیگر آراء یا مختلف نظریات کم دکھائی دیتے ہیں۔ نتیجتاً صارفین اپنے خیالات کے ایک محدود حلقے میں رہ جاتے ہیں، جسے "ایکو چیمبرز" کہا جاتا ہے۔ یہ ایکو چیمبرز نہ صرف صارف کی دنیا بینی کو محدود کرتے ہیں بلکہ اس کے عقائد اور رویوں کو مزید سخت اور قطبی بنا دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر کسی صارف کو ایک مذہبی یا سیاسی خیال کے متعلق زیادہ تر

مواد دکھایا جائے، تو وہ یہ سوچنے لگتا ہے کہ یہی خیال درست اور سب کے لیے قابل قبول ہے، جبکہ مختلف آراء کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

یہ حالت سوشل میڈیا پر فرقہ وارانہ تناؤ، تعصب اور شدت پسندی کے لیے سازگار ماحول پیدا کرتی ہے۔ افراد جب صرف اپنے حلقے میں رہ کر معلومات حاصل کرتے ہیں تو تنقیدی سوچ کی جگہ جانبداری اور قطب بندی لے لیتی ہے۔ اس کے برعکس، اگر صارفین کو متنوع آراء اور مختلف مذاہب کے خیالات دکھائے جائیں، تو یہ مکالمے کو فروغ دینے اور انسانوں کے درمیان باہمی افہام و تفہیم بڑھانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ قرآن مجید اس تصور کی بنیاد فراہم کرتا ہے اور انسانیت کو باہمی پہچان اور احترام کی ہدایت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا"

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔[13]

یہ آیت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو مختلف طبقات اور گروہوں میں پیدا کیا تاکہ وہ ایک دوسرے کو پہچانیں اور مختلف خیالات و عقائد کے حامل افراد کے ساتھ تعلق قائم کریں۔ سوشل میڈیا کے "ایکو چیمبرز" کی حالت میں اگر صارفین اس اصول کو یاد رکھیں اور مختلف گروہوں کے نظریات کا مطالعہ کریں، تو یہ قطب بندی کے منفی اثرات کو کم کر سکتا ہے اور مکالمے کے لیے ایک مثبت ماحول پیدا کر سکتا ہے۔ اس کا تقابلی نقطہ نظر یہ ہے کہ معلومات کی تنوع، علم کی دستیابی اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کی رائے کو سمجھنا، آن لائن افہام و تفہیم اور مذہبی رواداری کے فروغ کے لیے انتہائی ضروری ہے۔[14]

افراد کے درمیان براہِ راست مکالمے کو آسان بنانا:

سوشل میڈیا کے پلیٹ فارمز نے مذہبی مکالمے کے لیے ایک نیا اور موثر میدان فراہم کیا ہے، جہاں کسی بھی مذہب کے ماننے والے براہِ راست ایک دوسرے سے بات کر سکتے ہیں۔ یہ پلیٹ فارمز جغرافیائی حدود کو ختم کر دیتے ہیں، اور لوگ دنیا کے مختلف حصے میں بیٹھ کر اپنے سوالات پوچھ سکتے ہیں، اپنے عقائد کی وضاحت کر سکتے ہیں اور بلا کسی ثالث کے

جوابات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس سے نہ صرف علم میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ فکری اور روحانی تبادلے کے ذریعے باہمی سمجھ اور احترام بھی فروغ پاتا ہے۔[15]

یہ براہِ راست مکالمہ افراد کے درمیان اعتماد پیدا کرتا ہے اور ایک مشترکہ انسانی تعلق قائم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ جب لوگ بغیر خوف یا تعصب کے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں اور دوسرے کے نقطہ نظر کو سنتے ہیں، تو وہ ایک تعمیری ماحول میں داخل ہوتے ہیں جہاں اختلاف رائے کو بھی مثبت انداز میں سمجھا اور تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس سے نفرت انگیزی، غلط فہمی اور اشتعال انگیزی کے امکانات کم ہوتے ہیں، کیونکہ گفتگو شفاف اور معتبر بنیادوں پر ہوتی ہے۔[16]

قرآن مجید اس اصول کی بنیاد فراہم کرتا ہے اور ہمیں ہدایت دیتا ہے کہ مکالمہ ہمیشہ نرمی، عزت اور فکری احتیاط کے ساتھ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ"

ترجمہ: اور اہل کتاب کے ساتھ بحث نہ کرو مگر ایسے طریقے سے جو بہتر ہو، سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے ان میں ظلم کیا ہو۔[17]

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ مکالمہ کا مقصد صرف اپنی رائے جتانا نہیں بلکہ دوسروں کے ساتھ عزت اور اخلاق کے ساتھ بات چیت کرنا ہے۔ سوشل میڈیا پر بھی اسی اصول کو اپنانا ضروری ہے، تاکہ بات چیت صرف جذبات یا تعصب کی بنیاد پر نہ ہو، بلکہ علم، تحقیق اور فہمی مکالمے پر مبنی ہو۔ اس کا عملی پہلو یہ ہے کہ صارفین سوالات کرتے ہوئے یا جواب دیتے ہوئے ادب اور احترام کا دامن نہ چھوڑیں، اور اختلاف رائے کو بھی ایک مثبت تعلیمی تجربے کے طور پر لیں۔

براہِ راست مکالمے کی یہ خصوصیت نہ صرف مذہبی اختلافات کو کم کرتی ہے بلکہ مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان اعتماد اور احترام کے جذبات پیدا کرتی ہے، جو ایک پرامن اور متوازن ڈیجیٹل کمیونٹی کے قیام میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ سوشل میڈیا کا ذمہ دارانہ استعمال اخلاقی اصولوں اور دینی تعلیمات کی روشنی میں معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دے سکتا ہے۔

خلاصہ:

ڈیجیٹل دور نے مذہب کے اظہار اور بین المذاہب مکالمے کے طریقے کو بنیادی طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ پہلے مذہبی علم اور اظہار محدود اداروں، مدارس یا کلیسا تک محدود تھا، جبکہ اب سوشل میڈیا، یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور دیگر پلیٹ فارمز نے مذہبی علم اور تجربات کو عوامی سطح پر قابل رسائی بنا دیا ہے۔ اس نئے ڈیجیٹل فضا میں ہر شخص، چاہے عالم ہو یا عام شہری، اپنی دینی رائے، تشریح یا عقیدہ عالمی سطح پر پیش کر سکتا ہے، جس سے مذہب محض عبادت یا عقیدے تک محدود نہیں رہا بلکہ ایک سماجی و ابلاغی مظہر بن گیا ہے۔ سوشل میڈیا نے مذہبی مکالمے کو عام فہم اور متحرک بنا دیا ہے، نوجوان نسل کو شامل ہونے کے مواقع فراہم کیے ہیں، اور بین المذاہب ہم آہنگی اور عالمی امن کے فروغ میں مدد دی ہے۔

اس کے ساتھ کئی چیلنجز بھی پیدا ہوئے ہیں، جیسے مذہبی شدت پسندی، غلط معلومات، سطحی علم، اور نفرت انگیز بیانیے کا پھیلاؤ۔ الگورتھمز کی وجہ سے "ایکو چیمبرز" وجود میں آ جاتے ہیں، جہاں صارف صرف اپنے عقائد سے ہم آہنگ مواد دیکھتا ہے، جس سے قطب بندی اور یک طرفہ رویوں کو تقویت ملتی ہے۔ براہِ راست مکالمے کی خصوصیت افراد کے درمیان اعتماد پیدا کرتی ہے اور مشترکہ انسانی تعلق کو فروغ دیتی ہے۔ یہ مکالمہ نہ صرف علم میں اضافہ کرتا ہے بلکہ فکری اور روحانی تبادلے کے ذریعے باہمی سمجھ اور احترام کو بھی بڑھاتا ہے۔

سوشل میڈیا پر مذہبی شناخت کے اظہار کے طریقے بھی بدل گئے ہیں۔ اب افراد اپنی عقائدی وابستگی اور مذہبی جذبات کو پوسٹس، تصاویر، ہیش ٹیگز اور دیگر ڈیجیٹل نشانات کے ذریعے ظاہر کرتے ہیں، جس سے مذہبی شناخت عوامی سطح پر نمایاں ہوتی ہے۔ اس رجحان نے مذہب کو صرف ذاتی عقیدہ نہیں بلکہ سماجی و ثقافتی مظہر بنا دیا ہے۔ اس کے علاوہ، ڈیجیٹل ذرائع نے مذہبی قیادت کے روایتی ڈھانچے کو بھی بدل دیا ہے، جہاں اب آن لائن مذہبی اثر ورسوخ رکھنے والے نئے قیادت کے طور پر سامنے آتے ہیں۔

اگرچہ سوشل میڈیا مذہبی علم کی رسائی بڑھاتا ہے، لیکن غیر مستند مواد اور سطحی علم کے خطرات موجود ہیں۔ اس لیے ذمہ دارانہ استعمال میں اخلاقیات، علمی تحقیق اور شائستگی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ بین المذاہب مکالمے کو فروغ دینے کے لیے صارفین، مذہبی ادارے اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کو مل کر مثبت، باہمی احترام پر مبنی اور تعمیری ماحول قائم کرنا

چاہیے۔اس طرح، سوشل میڈیا نہ صرف مذہبی تعلیمات کی ترسیل کا ذریعہ بنتا ہے بلکہ بین المذاہب ہم آہنگی، معاشرتی امن اور انسانی تعلقات کو مضبوط کرنے کا ایک طاقتور پلیٹ فارم بھی بن جاتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات و حواشی (References)

[1]- محمد عارف حیدر، مذہب اور ڈیجیٹل کلچر، کراچی: ادارہ ابلاغیات، 2018، ص44

Muhammad Arif Haider, Mazhab aur Digital Culture, Karachi: Idarah Iblaghiyaat, 2018, s. 44

[2]Heidi A. Campbell, Digital Religion: Understanding Religious Practice in New Media Worlds (New York: Routledge, 2013), 112

[3]Christopher Helland, "Online Religion as Lived Religion: Methodological Issues in the Study of Religious Participation on the Internet," Heidelberg Journal of Religions on the Internet 1, no. 1 (2007): 973–990.

[4]Pauline Hope Cheong et al., Digital Religion, Social Media and Culture: Perspectives, Practices, and Futures (New York: Peter Lang, 2012), 68.

[5]Gabriel Weimann, Terrorism in Cyberspace: The Next Generation (New York: Columbia University Press, 2015), 104.

[6] Pauline Hope Cheong, Digital Religion, Social Media and Culture: Perspectives, Practices, and Futures (New York: Peter Lang, 2012), 92.

[7]Charles Ess, Digital Media Ethics (Cambridge: Polity Press, 2014), 131.

[8]Stewart M. Hoover, Religion in the Media Age (London: Routledge, 2006), 57.

[9]سورہ آل عمران:104

Surah Aal-e-Imran: 104

[10]محمد عارف حیدر، مذہب اور ڈیجیٹل کلچر، کراچی: ادارہ ابلاغیات، 2018، ص55

Muhammad Arif Haider, Mazhab aur Digital Culture, Karachi: Idarah Iblaghiyaat, 2018, s. 55

11سورہ النساء:36

Surah al-Nisa: 36

[12] محمد عارف حیدر، مذہب اور ڈیجیٹل کلچر، ص78

Muhammad Arif Haider, Mazhab aur Digital Culture, s. 78

[13] سورۃ الحجرات:13

Surat al-Hujurat: 13

[14] ڈاکٹر محمد محسن خان، ترجمہ و تفسیر قرآن مجید، لاہور: ادارہ مطبوعات اسلامیہ، 2005، ص502۔

Dr. Muhammad Mohsin Khan, Tarjuma wa Tafsir Qur’an Majeed, Lahore: Idarah Matboo‘aat Islamiyyah, 2005, s. 502

[15] Sauda Ammarah Bano & Erum Hafeez, “The Digitalization of Islam on YouTube and Pakistani Youth: Religious Identity, Belief, and Tolerance in a Digital Age,” ***Journal of History and Social Sciences*** 16, no. 3 (2025): 140–157

[16]The Role of Social Media in Enhancing Religious Tolerance and Inter-faith Harmony in Pakistan,” ***GMC R Journal***, (date not specified)

[17]سورۃ العنکبوت:46

Surat al-Ankaboot: 46